بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
کے مختصر احوال و آثار

تجلیاتِ امامِ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

تحریر

ابو کلیم فانی

ناشر: جماعت رضائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم (رجسٹرڈ پاکستان) خانیوال

بیرون جات کے حضرات 5 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر
درج ذیل پتہ سے حاصل کریں

المجید جیولرز

فریدی مارکیٹ، بلاک نمبر 4، خانیوال
محمد شکیل اختر رضوی

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حدیث شریف کی روشنی میں

حضور علیہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اگر دین ثریا کے پاس ہوگا تو ابنائے فارس میں سے ایک شخص اس کو وہاں سے اتار لائیگا

(رواہ المسلم، کتاب الفضائل)

اس حدیث کا مصداق ابو حنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

(سیوطی علیہ الرحمۃ)

تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفہ صفحہ نمبر ۴، ۳

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام
کاملان طریقت پہ کامل درود
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام

فاضل بریلوی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اسم گرامی اور پیدائش

آپ کا اسم گرامی نعمان بن ثابت ہے اور سلسلہ نسب یوں ہے "نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن قیس بن یزد بن شہریار بن نوشیراں"

(حدائق الحنفیہ از مولانا فقیر محمد جہلمی صفحہ 24 طبع لاہور)

آپ فارسی النسل تھے اور یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ غلام خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ یا آپ کے اجداد غلام تھے۔ آپ کے پوتے اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہم) فرماتے ہیں:۔

واللہ ما وقع لنارق قط

(الخیرات الحسان از ابن حجر مکی متوفی 973ھ صفحہ 47 طبع کراچی)

ترجمہ: خدا کی قسم ہم کبھی غلام نہ تھے

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ 80ھ میں بمقام کوفہ [۱] پیدا ہوئے جبکہ عبدالملک بن مروان کا عہد خلافت تھا۔ (الخیرات الحسان صفحہ 80)

---

[۱] کوفہ شہر دور فاروقی میں آباد ہوا تھا، اور حضرت عمر فاروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں بطور معلم بھیجا تھا۔ دور عثمانی میں واپس بلا لیے گئے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کوفہ کا سروے کیا تو آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ ابن مسعود کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے کوفہ کو علم سے بھر دیا۔

خطیب بغدادی نے ابوحنیفہ کے پوتے اسماعیل بن حماد سے روایت کی ہے کہ (میرے دادا کے والد گرامی) ثابت علیہ الرحمۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ، کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا کی، اور اللہ تعالیٰ نے وہ ہمارے حق میں قبول کی"

(i) حدائق الحنفیہ صفحہ نمبر ۴۲

(ii) الخیرات الحسان صفحہ نمبر ۶۸

سیرۃ النعمان از علامہ شبلی صفحہ نمبر ۲۵

آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہے جو کسی اولاد کی وجہ سے نہیں۔ اس کی چند ایک وجوہ ہیں جو علمائے محققین نے بیان کی ہیں۔

1- استاذ عبدالحکیم جندی نے لکھا ہے۔ آپ کا حلقہ درس بہت وسیع تھا، آپ کے شاگرد اپنے ساتھ قلم دوات رکھا کرتے تھے۔ چونکہ اہل عراق دوات کو حنیفہ کہتے ہیں اس لیے آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا، یعنی دوات والے"

(ابوحنیفہ بطل الحریۃ والتسامح فی الاسلام صفحہ ۲۲)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے لکھا ہے کوفہ کی مسجد میں وقف کی چار سو دواتیں طلبہ کے لیے ہمیشہ رہتی تھی (امام ابوحنیفہ کی تدوین قانون اسلامی صاحب خیرات الحسان لکھتے ہیں۔ عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں کیونکہ آپ دوات ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے اس لیے ابوحنیفہ کہلائے۔

(الخیرات الحسان صفحہ نمبر 71)

2- بعض نے کہا آپ شدت سے حق تعالیٰ کی طرف راغب اور کثرت سے اللہ کی عبادت کرتے تھے لہذا آپ کو ابوحنیفہ کہا گیا۔

(سوانح بے بہائے امام ابوحنیفہ صفحہ ۶۰ از ابوالحسن زید فاروقی)

3- آپ مستعمل پانی کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتے تھے اس لیے آپ کے متبعین نے ٹونٹیوں کا استعمال شروع کیا چونکہ ٹونٹی کو حنیفہ کہتے ہیں اس لیے آپ کا نام ابوحنیفہ پڑ گیا۔

(ایضاً صفحہ 60)

4- آپ کی یہ کنیت وضعی معنی کے اعتبار سے ہے یعنی ابوالملۃ الحنیفہ اور بوجہ آیۃ مبارک فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا (القرآن)

ترجمہ: ''ابراہیم حنیف کی ملت کا اتباع کرو''

(سیرۃ النعمان صفحہ نمبر ۳۴)

آپ ائمہ اربعہ میں سے چونکہ تابعی ہیں اور علم وفضل کے لحاظ سے بھی آپ کے زمانہ میں آپ کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اس لیے آپ کو امام اعظم کہا جاتا ہے اور تمام دنیا میں اسی نام سے مشہور ہیں''

☆ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

☆ امام ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوحنیفہ سب لوگوں سے زائد فقیہہ تھے۔

☆ امام ثوری نے اس شخص سے جو کہ ابوحنیفہ کے پاس سے آیا تھا کہا کہ تم روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہہ کے پاس سے آئے ہو۔

(الخیرات الحسان صفحہ نمبر 103 تا 105)

امام ابویوسف (متوفی 182ھ) فرماتے ہیں: ابوحنیفہ میانہ قد اور حسین ترین انسان تھے، بیحد فصیح وبلیغ اور خوش آواز تھے، اپنے مقصود پر اچھی طرح دلائل پیش کرتے تھے، آپ کے صاحبزادے حماد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں آپ حسین وجمیل، گندم گوں اور بارعب شخصیت تھے'' عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ آپ خوبصورت اور خوش پوش تھے۔ عطر بکثرت استعمال فرماتے تھے۔ سیاہ ٹوپی لمبی زیب تن فرماتے قیمتی لباس پہنتے تھے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 76)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تابعی ہونا

☆ تابعی کی تعریف: التابعی وھو لقی الصحابی (نخبۃ الفکر صفحہ 102) طبع ملتان

تابعی وہ ہے جس نے صحابی سے ملاقات کی۔ اور جو تابعی کے لیے طول صحبت اور صحت سماع کی قید لگاتے ہیں وہ صحیح نہیں۔

(نزہۃ النظر، از ابن حجر عسقلانی صفحہ 102)

☆ حافظ ابن حجر (م 852ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام صاحب نے صحابہ کی ایک جماعت سے ملاقات کی، کیونکہ وہ 82ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت کوفہ میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابی موجود تھے اس لیے کہ بالاتفاق ان کا انتقال 80ھ کے بعد ہوا، بصرہ میں اس وقت حضرت انس صحابی موجود تھے اور ان کا انتقال 90ھ یا اس کے بعد ہوا''

(تنسیق النظام از علامہ اسرائیلی سنبھلی صفحہ 10)

نیز حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ انے فرمایا:

''فھو بھذا الاعتبار من التابعین'' (ایضاً)

ترجمہ: اس وجہ سے امام صاحب تابعین میں سے ہیں۔

☆ حافظ ذہبی (م 748ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

''امام صاحب نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند بار دیکھا ہے وہ سرخ خضاب لگاتے تھے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 73)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے: امام صاحب نے آٹھ صحابہ سے ملاقات کی۔

(تنسیق النظام 10)

☆ جن آٹھ یا دس صحابہ کرام کی امام اعظم علیہ الرحمۃ نے ملاقات کی ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ — متوفی 93ھ

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ — متوفی 87ھ

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ — متوفی 88ھ

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ — متوفی 110ھ

حضرت عبداللہ بن جزء الزبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ — متوفی 99ھ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — متوفی 94ھ

حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ — متوفی 85ھ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ — متوفی 99ھ

☆ آپ نے صحابہ کرام سے چند احادیث روایت کیں ہیں:

(i) ٩٦ھ میں حج کے دوران آپ نے عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے فقہ فی الدین حاصل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے مقاصد کا ذمہ دار ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں سے اس کو گمان نہ ہوگا''

(مسند امام اعظم مؤلفہ ابوالموید محمد بن محمد م 674ھ)

(ii) امام ابوحنیفہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

(امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 44)

(iii) یہ بھی امام صاحب نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر بندہ خدا پر پرندہ کی طرح اعتماد کرلے تو وہ اس کو پرندہ کی طرح رزق دیتا ہے کہ صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھرے پیٹ واپس ہوتے ہیں''

(ایضاً صفحہ 44)

(iv) یہ حدیث امام صاحب نے عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عائی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا!

''جو اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بناتا ہے''

(ایضاً صفحہ 44)

☆ ایک اعتراض اور اس کا جواب

ان احادیث کو روایت کرتے وقت امام صاحب کی عمر مبارک 5 سال، 9 سال یا 11 سال کی تھی۔ اس لیے یہ روایات درست نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہل علم کے نزدیک 5 سال کی عمر میں سماع حدیث درست ہے، چنانچہ امام بخاری م 256ھ) علیہ الرحمۃ نے محمود بن ربیع کی روایت 5 برس کی عمر میں قبول کی ہے''

(امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 44)

☆ تحصیل علم

آپ ابتداء میں ریشمی کپڑے کی تجارت کا کام کرتے تھے، آپ کی تجارت صدق و امانت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجارت کا نمونہ تھی۔ حضرت شعبی [1] رحمۃ اللہ علیہ نے علم دین کی طرف توجہ دلوائی تو تجارت چھوڑ کر علم دین میں مشغول ہوگئے۔ آپ خود فرماتے ہیں:

''میرے قلب میں امام شعبی کی بات بیٹھ گئی اور میں نے بازار کی آمد و رفت چھوڑ کر علم کو حاصل کرنا شروع کردیا''

(الخیرات الحسان صفحہ 75، المناقب از ابوالموید موفق م 568ھ صفحہ 59/120)

آپ نے 18 سال طالب علمی میں گزارے اور اس کے بعد حلقہ درس شروع کیا۔ (موفق)

---

[1] کوفہ کے باشندے ہیں اور بہت جلیل القدر و عظیم الشان تابعی ہیں، پانچ سو صحابہ کرام سے ملاقات کی، اور جلیل القدر صحابہ سے حدیث کی روایت کی۔ اور ہزاروں محدثین آپ کے شاگرد ہوئے، 109ھ میں وصال ہوا۔

(تہذیب التہذیب)

☆ امام حماد کے درس میں داخلہ

یحییٰ بن شیبان امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''جب میں ایک مدت مناظرہ میں صرف کر چکا تو میں نے سوچا اور اپنے نفس سے سوال کیا کہ وہ علوم مجھے آتے ہیں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے تھے، اور سب تابعین ان کے ماہر تھے وہ لوگ جدل و مناظرہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ تعلیم و افتاء میں لگے رہتے تھے۔ لیکن آج لوگوں کا یہ حال نہیں ہے، یہ سوچ کر میں نے مناظرہ اور علم کلام کو ترک کر دیا اور حضرت حماد کے پاس ابواب فقہ کی تحصیل میں لگ گیا''

(الموفق صفحہ نمبر 61 جلد اول تلخیص) (الخیرات الحسان صفحہ نمبر ٨٦)

☆ استاد کا احترام

آپ اپنے استاد حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کا بیحد احترام فرماتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (م ١٨٩ھ) فرماتے ہیں، امام ابوحنیفہ نے فرمایا:

''میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے والدین کے ساتھ اپنے اساتذہ اور امام حماد کے لیے دعا مغفرت نہ کی ہو، اور امام صاحب جب تک زندہ رہے اپنے استاد کے مکان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں سوئے۔ (امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 57، الموفق)

☆ امام جعفری صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں

فقہ میں اگرچہ آپ امام حماد ہی کے تربیت یافتہ ہیں لیکن آپ نے دوسروں سے بھی استفادہ کیا ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

''ومارأیت افقہ من جعفر الصادق (الموفق جلد اول صفحہ 53)

ترجمہ: میں نے امام جعفر الصادق سے زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔

---

[1] امام جعفر صادق اہل بیت اور خاندان رسالت سے ہیں۔ اپنے زمانہ میں ہر اعتبار سے امام فن اور صاحب کمال سمجھے جاتے تھے۔ صحاح ستہ میں متعدد روایات ان سے منقول ہیں۔ ١٤٨ھ میں وصال ہوا۔ (تہذیب التہذیب)

☆ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر اساتذہ

آپ کے زمانہ میں بصرہ اور کوفہ علوم کے مراکز تھے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ اور بصرہ کا کوئی محدث نہیں چھوڑا جس کے پاس نہ گیا ہوں۔ اس لیے آپ کے اساتذہ کی تعداد مختلف بتائی جاتی ہے، صاحب سیرۃ النعمان نے آپ کے اساتذہ کی تعداد 99 بتلائی ہے، علامہ ذہبی نے 290 تعداد بتلائی ہے، صاحب حدائق الحنفیہ فرماتے ہیں کہ:

''آپ نے چار ہزار مشائخ تابعین و کبار تبع تابعین سے فقہ و حدیث کو اخذ کیا جن میں سے بعض کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:

(حدائق الحنفیہ صفحہ 44 تا 46)

1-	حضرت اسماعیل بن عبدالملک	2-	حضرت اسماعیل بن ابی خالد
3-	حضرت اسماعیل بن حماد	4-	حضرت ابراہیم بن زید
5-	حضرت ابراہیم بن محمد	6-	حضرت ایوب سختیانی
7-	حضرت بیان بن بشیر	8-	حضرت الحسن بن الزراد
9-	حضرت الحارث بن عبدالرحمٰن	10-	حضرت جبلہ بن سحیم
11-	حضرت الحسن البصری	12-	حضرت الحسن بن عبیداللہ
13-	حضرت حماد بن ابی سلیمان	14-	حضرت الحکم بن عتیبہ
15-	حضرت حمید بن الاطرج	16-	حضرت خالد بن علقمہ
17-	حضرت ذر بن عبداللہ	18-	حضرت زبیر
19-	حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن	20-	حضرت زیاد بن علاقہ
21-	حضرت سالم بن عبداللہ	22-	حضرت سعید بن سروق
23-	حضرت سلمہ بن کہیل	24-	حضرت سلمہ بن نبیط
25-	حضرت سلیمان بن عبدالرحمٰن	26-	حضرت سلمان بن یسار
27-	حضرت سماک بن حرب	28-	حضرت شداد بن عبدالرحمٰن

29- حضرت شیبان بن عبدالرحمٰن
30- حضرت طاؤس بن کیسان
31- حضرت ظریف بن شہاب
32- حضرت طلحہ بن نافع الواسطی
33- حضرت عاصم بن سلیمان
34- حضرت عاصم بن کلیب
35- حضرت عامر بن شراحیل الشعبی
36- حضرت عامر بن ابی موسیٰ
37- حضرت عبداللہ بن الاقمر
38- حضرت عبداللہ بن حبیبہ
39- حضرت عبداللہ بن دینار
40- حضرت عبدالرحمٰن بن حزم
41- حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز
42- حضرت عبدالعزیز بن رفیع
43- حضرت عبدالکریم بن ابی المخارق
44- حضرت عبدالملک بن عمیر
45- حضرت عثمان بن عاصم
46- حضرت عدی بن ثابت
47- حضرت عطاء بن ابی رباح
48- حضرت عطاء بن ابی السائب
49- حضرت عطاء ین ابی الیسار الہلالی
50- حضرت عطیہ بن سعید
51- حضرت عکرمہ بن عبداللہ
52- حضرت عکرمہ بن مرثد
53- حضرت علی بن الاقمر
54- حضرت علی بن الحسن الزراد
55- حضرت عمرو بن دینار
56- حضرت عمرو بن عبداللہ الہمدانی
57- حضرت عون بن عبداللہ
58- حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن
59- حضرت قاسم بن محمد
60- حضرت قاسم بن معن
61 حضرت قتادہ بن دعامہ
62- حضرت قیس بن مسلم
63- حضرت محارب بن دثار
64- حضرت محمد بن الزبیر منظلی
65- حضرت محمد بن السائب
66- حضرت محمد بن السائب
67- حضرت محمد بن علی بن الحسنین
68- حضرت محمد بن عیس الہمدانی
69- حضرت محمد بن مسلم تدرس
70- حضرت محمد بن مسلم بن عبیداللہ
71- حضرت محمد بن منصور
72- حضرت محمد بن المنکدر

73- حضرت منخول بن راشد
74- حضرت مسلم بن سالم
75- حضرت مسلم بن عمران
76- حضرت مسلم بن کیسان
77- حضرت معن بن عبدالرحمٰن
78- حضرت مقسم بن بجرہ
79- حضرت مکحول
80- مکی بن ابراہیم
81- حضرت منصور بن المعتمر
82- حضرت منہال بن خلیفہ
83- حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ
84- حضرت ناصح بن عبداللہ
85- حضرت نافع
86- حضرت وقدان
87- ہشیم بن حبیب
88- یحییٰ بن ابی جبہ
89- یحییٰ بن سعید بن قیس
90- یحییٰ بن عبداللہ
91- یحییٰ بن عبداللہ الکندی
92- یزید بن صہیب
93- یزید بن عبدالرحمٰن
94- یزید بن الطوسی
95- یونس بن عبداللہ
96- ابواسحاق السبوعی
97- ابوبردہ
98- ابوبکر بن ابی الجہم
99- ابوحصین
100- ابوالزبیر

جب آپ تمام علوم میں کامل مکمل ہو گئے تو آپ نے صفوف پہن کر گوشہ نشینی کا قصد کیا۔ اس پر آپ نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو خواب میں دکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اے ابوحنیفہ! آپ کو خدا نے میرے سنت کو زندہ کرنے کے لیے پیدا کیا ہے۔ گوشہ نشینی و عزلت کا قصد ہرگز نہ کریں۔

(حدائق الحنفیہ صفحہ نمبر 46 تا 47)

یہ بشارت آپ پاتے ہی افادت وافاضت خلائق اور اجتہاد واستنباط مسائل شرعیہ میں مشغول ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کا مذہب نشر آفاق ہوا۔

☆ **حلقہ درس اور فتاویٰ**

حضرت حماد رضی اللہ عالی عنہٗ کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مسند پر بیٹھ کر درس دینا شروع کیا اور لوگوں نے آپ کو تمام خصوصیات کا مالک اور تمام علوم کا ماہر پایا۔ لہٰذا طالبان علم نے آپ کا دامن تھام لیا اور شاگرد ہو گئے۔

(الموفق صفحہ نمبر جلد اول صفحہ 69)

پھر امام یوسف، امام زفر، اسد بن عمر، قاسم بن معن، وغیرہ نے بھی امام صاحب کے حلقہ درس کو اختیار کرلیا۔

☆ **امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ استدلال**

امام علیہ الرحمۃ کی عادت تھی کہ پہلے وہ کسی مسئلہ میں قرآن کریم سے استدلال کرتے تھے پھر احادیث نبویہ کی طرف متوجہ ہوتے اور اس کے بعد اقوال صحابہ کا تتبع فرماتے تھے۔ اقوال صحابہ میں اقرب الی القرآن اور پھر اقرب الی الحدیث کو ترجیح دیتے تھے اور بس امام علیہ الرحمۃ اقوال تابعین کا تتبع نہیں فرماتے تھے، بلکہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہم بھی آدمی ہیں اور وہ بھی آدمی ہیں۔

لہٰذا اجتہاد فرماتے اور یہ اجتہاد ان کا کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ و نیز آثار صحابہ کے خلاف ہرگز نہیں ہوتا تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں:۔

''میرے قول کو خبر رسول اور قول صحابہ کے مقابل میں رد کردو'' آپ کے بارے میں منقول ہے کہ صحیح حدیث میرا مذہب ہے۔

(تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

☆ **ابن حزم اندلسی ظاہری لکھتے ہیں:**

تمام اصحاب ابی حنیفہ کا اتفاق ہے کہ امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ ضعیف حدیث قیاس سے بہتر ہے۔ (خیرات الحسان صفحہ 98)

☆ **شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:**

مجھے رسول اللہ ﷺ نے (خواب میں) بتلایا ہے کہ مذہب حنفی میں عمدہ راستہ ہے اور

جو سنت بخاری کے زمانے میں جمع ہوئی تھی اس سے زیادہ موافق ہے یعنی صحیح حدیث ہے۔

☆ **حلقہ درس کی مقبولیت**

صاحب الجواہر المضیہ لکھتے ہیں:

آپ کے حلقہ درس میں مکہ، مدینہ، دمشق، بصرہ، واسط، موصل، جزیرہ، رقہ، نصیبین، رملہ، مصر، یمن، یمامہ، بحرین، بغداد، ہواز، کرمان، اصفہان، حلوان، استرآباد، ہمدان، رے، قومس، ذوامغان، طبرستان، جرجان، نیشاپور، سرخس، بخارا، سمرقند، ہرات، نہستار، الترم، خوارزم، کس، صنعاء، ترمذ، سیستان، مدائن، حمص، وغیرہ کے باشندے شریک رہنے لگے۔

(صفحہ 543 جلد دوم)

☆ **امام اعظم اور علم حدیث**

تنہا فقہ کا درس تمام چیزوں کا جامع ہے کیونکہ ایک مجتہد کے نزدیک الفاظ حدیث پر بحث کرتے وقت معنی حدیث کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے اور محدثین کے یہاں صرف الفاظ حدیث ہی مقصود بالذات ہوتے ہیں لہٰذا محدث بننے کے لیے اجتہاد کی شرط نہیں ہے اور نہ فقہ کی، لیکن ایک فقیہ کے لیے عالم قرآن و حدیث ہونا ضروری ہے ورنہ اس کا اجتہاد غلط اور باطل ہوگا۔

☆ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں، مجتہد ایسا صاحب حدیث ہو کہ اس کو فقہ بھی آتا ہو کہ حدیث کے معنی جان سکے۔ اور صاحب فقہ کے لیے معرفت حدیث ضروری ہے تاکہ قیاس میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (ہدایہ کتاب القاضی) (از ابوالحسن برہان الدین علی متوفی 593ھ)

کیونکہ نصوص کی موجودگی میں قیاس جائز نہیں ہے۔

☆ امام ترمذی (279ھ) فرماتے ہیں: فقہا نے یوں فرمایا ہے اور وہ حدیث کے معنی سے زیادہ واقف کار ہیں۔

☆ چوتھی صدی ہجری کے مشہور محدث امام ابوبکر محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب ''معانی الاخبار'' میں چند جگہ تحریر فرمایا ہے کہ شرعی علوم میں علماء کا اطلاق صرف فقہا ہی پر ہوتا ہے۔ دوسرے علماء کو قید کے ساتھ بولتے ہیں۔ مثلاً علمائے حدیث، علمائے تفسیر وغیرہ، فقہ ہی وہ علم ہے جو سب کو

جامع ہے غالباً اسی وجہ سے فہم حدیث اور قرآن کے لیے فقہ ضروری ہے۔

(امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ ۶۹)

تعجب ہے مخالفین پر کہ امام علیہ الرحمۃ کو مجتہد بھی مانتے ہیں اور پھر ان کے بارے میں لب کشائی کرتے ہیں کہ ان کو فقط 17 احادیث یاد تھیں۔ جب کہ ایک مجتہد کے لیے علم حدیث کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی (م 1034ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مخالفین امام (ابوحنیفہ) کے تقویٰ اور کمال علم کے معترف بھی ہیں اور پھر بھی گستاخانہ کلمات سے امام علیہ الرحمۃ کو یاد کرتے سواد اعظم کے دل کو دکھاتے ہیں۔

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم

ترجمہ: چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں۔

جو لوگ اکابر دین کو اصحاب الرائے کہتے ہیں اگر مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ نصوص شرعیہ کو نظر انداز کر کے اپنی رائے کے مطابق فتویٰ دیا کرتے تھے تو (افتراء اور بہتان کے علاوہ) یہ بھی لازم آتا ہے کہ اہل اسلام کا سواد اعظم گمراہ اور مبتدع ہو بلکہ جرگہ و اہل اسلام سے خارج ہو۔ کوئی جاہل یا زندیق ہی اس قسم کا عقیدہ رکھ سکتا ہے۔ جو دین کے ایک بڑے حصہ کو برباد کرنا چاہے۔ یہ لوگ چند حدیثیں یاد کر کے سمجھتے ہیں کہ دین کے تمام مسائل انہیں میں منحصر ہیں۔ جو ان کو معلوم نہیں وہ گویا موجود ہی نہیں۔ ان تعصب پرستوں کے تعصب پر اور ان کی نظر کوتاہ پر افسوس۔ بانی فقہ ابوحنیفہ ہیں اور تسلیم ہے کہ فقہ کے تین حصہ امام اعظم کے لیے مخصوص ہیں اور ایک چوتھائی میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہ جملہ آئمہ وغیرہ شریک ہیں۔

! علی قاری حنفی (م 1014ھ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کی تعداد ظاہر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کل مسلمانوں میں حنفیوں کی تعداد دو ثلث ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ صفحہ 24) علامہ کرمانی (م 786ھ) شارح بخاری فرماتے ہیں: ہمارے زمانے تک جس کو امام صاحب سے

سلسلہء فقہ میں امام ابوحنیفہ گویا صاحب خانہ ہیں اور دیگر ائمہ عیال باوجودیکہ میں اسی مذہب کا پابند ہوں مگر حضرت امام شافعی سے گویا مجھے ذاتی محبت ہے میں ان کی بزرگی کو جانتا ہوں اور بعض نفلی اعمال میں ان کے مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں مگر اس کا کیا علاج کہ کثرت علم و کمال کے باوجود دوسرے حضرات امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقابلہ میں طفل مکتب معلوم ہوتے ہیں۔

(مکتوبات جلد 2 مکتوب 55)

☆ **امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911ھ) نے لکھا ہے:۔**

ان افراد کا ذکر جن سے حضرات امام (ابوحنیفہ) نے روایت کی اور حضرات تابعین اور ان کے اتبع میں چوراسی حضرات کے نام لکھے ہیں۔ (تبییض الصحیفہ 60)

پھر ان افراد کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے اور یہ 95 افراد ہیں۔

بقیہ ص۱۵ تقریباً چار سو سال ہوتے ہیں ان کے فقہ کے مطابق اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہو رہی ہے۔ اور انہیں کی رائے پر عمل ہو رہا ہے۔ (امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ نمبر ۳۶۸)، امیر شکیب ارسلان نے اپنی تالیف ''حسن المساعی'' کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت امام ابوحنیفہ کی پیرو ہے یعنی سارے ترک اور بلقان، روس کے مسلمان، افغانستان کے مسلمان، ہندوستان، چین، عرب کے اکثر مسلمان جو شام اور عراق میں رہتے ہیں فقہ حنفیہ سے منسلک ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا ان اسلام مختصر (لیڈن جرمنی) 1911ء کے مطابق دنیا بھر میں زیدیہ مکتب فکر کی تعداد 30 لاکھ ہے اثناء عشریہ تقریباً ایک کروڑ 37 لاکھ ہیں۔ اور اہل سنت میں امام احمد بن حنبل کے مقلدین تقریباً 30 لاکھ، امام مالک کے مقلدین تقریباً چار کروڑ، امام شافعی کے مقلدین دس کروڑ، امام ابوحنیفہ کے مقلدین 34 کروڑ سے زائد پائے جاتے ہیں۔ گویا عالم اسلام کا سواد اعظم امام ابوحنیفہ کی تحقیق پر اعتماد اور پیروی کرتا ہے۔

(امام اعظم کے حیرت انگیز واقعات 45 طبع پشاور 1988ء)

☆ **علامہ ابن حجر مکی (متوفی 973ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:**

آپ نے آئمہ تابعین وغیرہم چار ہزار شیوخ سے علم حاصل کیا ہے۔ اسی لیے امام ذہبی وغیرہ نے آپ کو طبقات حفاظ محدثین میں شامل کیا ہے۔ اور جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ نے حدیث کو کم اہمیت دی تو یہ اس کا تساہل ہے یا پھر حسد ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسے ہوتے تو اس قدر بے شمار مسائل کا نکالنا ان کے لیے کیونکر ممکن ہوتا .... چونکہ آپ فقہ ایسے اہم کام میں زیادہ مشغول رہے اس لیے آپ کے فن حدیث کا چرچا نہ ہو سکا۔ جس طرح کے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مسلمانوں کے معاملات میں مشغولیت کی بنا پر اس درجہ روایات نہ ہوئیں جس درجہ کہ آپ سے کم مرتبہ اور حتی کہ کم عمر صحابہ کرام سے ہوئی۔

(الخیرات الحسان صفحہ نمبر 219،220)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حدیث کے بارے میں ان کا یہ معیار تھا کہ:

"کسی شخص کے لیے حدیث بیان کرنا اس وقت تک روا نہیں جب تک کہ وہ اس حدیث کو سننے کے دن سے بیان کرنے تک یاد نہ رکھتا ہو، تو ان کے نزدیک روایت جب ہی صحیح ہوگی جبکہ کوئی شخص اس کو یاد رکھنے والا ہو"

(الخیرات الحسان صفحہ 221)

(معلوم ہوا حدیث کو قبول کرنے میں آپ انتہائی محتاط تھے)

☆ علامہ خطیب بغدادی نے اسرائیل بن یوسف سے روایت کی ہے کہ امام ابوحنیفہ بہت اچھے شخص تھے آپ کو ہر وہ حدیث یاد تھی جس میں فقہ تھا۔ اور آپ ایسی حدیثوں کے بہت متلاشی تھے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 221)

☆ امام ابو یوسف (متوفی 186ھ) سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابوحنیفہ سے زائد حدیث کی تفسیر جاننے والا اور اس کے فقہی نکات پہچاننے والا نہ دیکھا اور میں نے جب کبھی کسی چیز میں ان کی مخالفت کی اور پھر اس میں غور کیا تو ان کے مذہب کو آخرت کے لحاظ سے زائد

موجب نجات پایا، اور بسا اوقات میں حدیث کی طرف استدلال میں رجوع کرتا تو وہ مجھ سے زائد حدیث صحیح کو جاننے والے تھے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 221)

☆ امام ابوحنیفہ، حضرت اعمش (متوفی 147ھ) کے پاس تھے تو اعمش سے چند سوال دریافت کئے گئے تو انہوں نے ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ آپ ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو ابوحنیفہ نے جواب دیا، تو اعمش نے پوچھا کہ آپ کو یہ جواب کہاں سے آیا، آپ نے فرمایا کہ آپ کی ان احادیث سے جو میں نے آپ سے روایت کی ہیں اور چند احادیث مع اسانید سنا دیں۔

(الخیرات الحسان صفحہ 222)

☆ **ضرورت فقہ تدوین:**

بنی امیہ کے وسطی دور حکومت میں علمائے اسلام کی دو جماعتیں ہو گئی تھیں۔

(i) ظاہری: جو صرف ظاہر حدیث پر عمل کرتے تھے اور اس کو واجب اور ضروری سمجھتے تھے، قیاس اور رائے ان کے یہاں حرام کا درجہ رکھتے تھے۔ اس خیال کے تین گروہ تھے۔

(۱) معتزلہ: اس کا سربراہ نظام معتزلی تھا۔

(۲) امامیہ شیعہ

(۳) ظاہری: اس کا سربراہ داؤد بن علی الظاہر تھا۔

نظام پہلا شخص تھا جس نے قیاس کا انکار کیا، ابوالقاسم بغدادی لکھتے ہیں۔

جہاں تک مجھے علم ہے نظام سے پہلے کسی نے قیاس کا انکار نہیں کیا تھا۔

(فقہ الاسلام صفحہ 230)

(ii) ان کے علاوہ علماء کا ایک گروہ قیاس کو دلیل شرعی مانتا ہے۔ اسکے لیے ان حضرات نے اصول مرتب کئے۔ اس باب میں عراق میں ابراہیم نخعی، حجاز میں امام مالک کے استاد ربیعۃ الرائے اس زمانے کے مشہور عالم ہیں۔ ابراہیم نخعی کے بعد حماد اور ان کے بعد امام ابوحنیفہ کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ان حضرات نے روایت اور درایت کو یکجا کر دیا۔

☆ **فقہ حنفی کی تدوین:**

فقہ حنفی دیگر آئمہ ثلاثہ کی طرح ان کی ذاتی رائے نہ تھی بلکہ امام ابوحنیفہ نے ایک مجلس شوریٰ جس کو مجلس مباحثہ کہا جاتا تھا کو مرتب کیا۔

علامہ موفق فرماتے ہیں: امام صاحب نے اپنے مسلک کو مشورہ پر رکھا اور مجلس سے کٹ کر فقہ کو صرف اپنی ذاتی رائے پر موقوف نہیں رکھا۔

(الجواہر المفیہ صفحہ نمبر 14 جلد 1 خلاصہ)

چنانچہ امام ابوحنیفہ نے اپنے تمام شاگردوں میں سے چالیس ماہر فن کو منتخب کیا، اور ان چالیس میں سے دس بارہ حضرات کی مجلس خصوصی تھی جس کے رکن: امام ابو یوسف، امام زفر، داؤد طائی، احمد بن عمر، یوسف بن خالد، یحییٰ بن زائدہ، امام محمد، عبداللہ بن مبارک اور خود امام ابوحنیفہ تھے۔

(امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ نمبر 178)

☆ **وکیع بن جراح مشہور محدث فرماتے ہیں:**

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے کام میں کسی طرح غلطی رہ سکتی تھی جب کہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ابو یوسف، زفر، محمد جیسے لوگ قیاس اور اجتہاد کے ماہر موجود تھے۔ اور حدیث کے باب میں یحییٰ بن زکریا بن زائدہ، حفص بن غیاث، حبان مہندل جیسے ماہرین حدیث ان کے ساتھ تھے اور لغت اور عربیت کے ماہر قاسم بن معن یعنی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے صاحبزادے جیسے شریک تھے۔ اور داؤد بن نصیر طائی، فضیل بن عیاض زہد، اور تقویٰ اور پرہیز گاری رکھنے والے حضرات موجود تھے۔ لہٰذا جس کے رفقاء کار اور ہم نشین ایسے لوگ ہوں وہ غلطی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ غلطی کی صورت میں صحیح امر کی طرف یہ لوگ واپس کرنے والے تھے۔

(جامع الاسانید صفحہ نمبر 33)

☆ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی مجلس تدوین میں ان تمام مسائل پر بحث ہوئی تھی۔ کہ جن کے متوع کا امکان ہوسکتا تھا مجلس میں ایک مسئلہ پیش ہوتا اگر تمام کا جواب ایک ہی ہوتا تو اس کو لکھ لیا

جاتا .... ورنہ پھر بحث کا سلسلہ جاری رہتا اور جو بھی آخر میں فیصلہ ہوتا وہی بات صحیح قرار پائی جاتی۔ کبھی کبھی ایک مسئلہ پر مہینے گزر جاتے، امام صاحب خاموش رہتے اور تقریریں سنا کرتے تھے، جب بات طویل ہو جاتی تو امام صاحب اپنی تقریر شروع کر دیتے اور اس قدر محکم فیصلہ فرماتے کہ تمام کو سر تسلیم کرنا پڑتا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ بعض اراکین اپنی رائے پر قائم رہتے تو اس صورت میں تمام کے اقوال جمع کر لیے جاتے اور اس طرح بھی التزام تھا کہ جب تک شوریٰ کے خصوصی اراکین موجود نہ ہوں کوئی مسئلہ طے نہ کیا جائے۔ اور جب کوئی مسئلہ طے ہو جاتا تو فرط مسرت سے سب ملکر نعرہ تکبیر بلند کرتے۔ .... تقریباً 22 سال میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے اسلامی قانون کو مدون کیا۔ یہ کتابیں ''کتب فقہ حنفی'' کے نام سے مشہور ہوئیں۔ یہ مجموعہ 83 ہزار دفعات پر مشتمل تھا جس میں سے 38 ہزار مسائل عبادات سے متعلق تھے۔ باقی 45 ہزار کا تعلق معاملات وعقوبات سے تھا۔

(جامع الاسانید صفحہ 45)

یہ مجموعہ 144ھ سے پہلے مرتب ہو چکا تھا مگر بعد میں اس میں اضافے ہوتے رہے کیونکہ امام علیہ الرحمۃ کو کوفہ سے بغداد جیل میں منتقل کر دیا گیا تو یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ حضرت امام محمد علیہ الرحمۃ کا امام علیہ الرحمۃ کی مجلس سے تعلق وہیں سے ہوا۔ اضافہ کے بعد اس مجموعہ کی تعداد 5 لاکھ مسائل ہوگئی تھی۔

(جامع الاسانید صفحہ 35)

☆ **حضرت عبداللہ بن مبارک (متوفی ۱۸۱ھ) علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:**

میں نے امام صاحب کی کتابوں کو متعدد بار دیکھا، ان میں اضافے بھی ہوتے رہے، میں ان اضافوں کو بھی لکھتا تھا۔ (ایضاً)

☆ **حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں:**

خلفاء حکام اور آئمہ امام علیہ الرحمۃ کے مدون کردہ فقہ کے مطابق فیصلہ کیا کرتے تھے۔ بالآخر اسی پر عمل ہونے لگا۔ (موفق صفحہ نمبر 47 جلد دوم)

☆ آپ کی شہادت اور اس کا پس منظر

منصور نے امام صاحب کو طلب کیا اور ان کو قتل کرنے یا قید کرنے کا یہ بہانہ تلاش کیا کہ آپ کے سامنے عہدۂ قضا پیش کیا تو آپ نے انکار کر دیا۔

منصور نے امام صاحب کو گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا لیکن چونکہ امام صاحب کوئی معمولی شخصیت کے مالک تو نہ تھے اس لیے شہرت ہوگئی اور لوگ اسی حالت میں استفادہ کے لیے آنا شروع ہو گئے اور جیل خانہ ہی حلقہ درس بن گیا۔ اسی حالت میں امام محمد نے بھی امام صاحب سے استفادہ کیا۔ غرضیکہ تقریباً 4 سال تک امام صاحب کو نظر بند رہنا پڑا۔ یعنی 146ھ تا 150ھ۔

(سیرۃ النعمان صفحہ نمبر ۷۸)

خلیفہ کو آپ کی طرف سے اندیشہ تھا کیونکہ آپ کی مقبولیت قید کی حالت میں اور بھی زیادہ ہوگئی تھی۔ اس لیے دھوکہ میں آپ کو زہر دے دیا گیا، جس وقت آپ کو علم ہوا تو سجدہ شکر ادا کیا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ رجب کا مہینہ ۱۵۰ھ تھا۔

جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو اس قدر خلقت کا ہجوم تھا کہ کندھا دینے والوں کی کثرت سے جنازہ کی لکڑیاں ٹوٹ گئیں۔ جنازہ کی نماز قاضی حسن بن عمارہ نے پچاس ہزار آدمیوں کے ساتھ پڑھائی۔ آپ پر نماز 6 بار پڑھی گئی۔ آخری مرتبہ آپ کے بیٹے حماد نے نماز پڑھائی۔ قبرستان خیزران میں دفن کیا گیا۔ شرف الملک ابوسعد محمد بن منصور خوارزمی مستوفی مملکت سلطان شاہ سلجوقی نے 459ھ میں آپ کی قبر پر ایک گنبد کلاں بنوا کر اس کے پاس ایک بڑا مدرسہ احناف کے لیے تعمیر کرایا۔

(مدائق الحفیہ صفحہ ۷۵ تا ۷۷ تلخیص) سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ ۳۴۶)

جب اسماعیل بادشاہ پر پھر قابض ہوا تو رافضیوں نے اس قبہ اور مدرسہ کو بالکل مسمار کر دیا تھا۔ اور اس جگہ کوڑا کرکٹ ڈالنا شروع کر دیا تھا یہی معاملہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی کے مقبرے کے ساتھ کیا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان اشرار سے بغداد کو بہت جلد پاک وصاف کر دیا۔

973ھ میں سلطان سلیم بن سلیم نے از سر نو دونوں مزاروں پر قبے تعمیر کرائے جو کہ اب

تک باقی ہیں۔

(راقم الحروف 1973ء میں ان کی زیارت سے مشرف ہوا تھا)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی قبر کو دیکھ کر کسی عربی شاعر نے چند اشعار کہے ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

(i) امام صاحب کی قبر جنت الخلد کا ایک باغیچہ ہے

(ii) اس جگہ بہت زیادہ شرافتیں ابلتی ہیں۔

(iii) اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل فرمائے جب تک ستارے منور ہیں۔

(المناقب کردری صفحہ 33 جلد 2 ابن البزاز الکردری م 827ھ)

☆ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی سند قرآن مجید

علامہ شامی نے عقود الجمان میں لکھا ہے کئی طریقوں سے ثابت ہے کہ امام ابوحنیفہ نے قرأت امام عاصم بن ابی النجود سے پڑھی ہے جو کہ فن قرأت کے سات آئمہ میں سے ہیں جن کی قرأت کا ذکر امام شاطبی نے کیا ہے۔ ایک مشہور امام ہیں۔ حافظ ابوالخیر محمد بن جزری علیہ الرحمۃ [1] نے لکھا ہے۔ امام عاصم کی وفات 127ھ کے اواخر میں یا 128ھ کے اوائل میں ہوئی۔

☆ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی سند حدیث

علامہ خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:

النعمان بن ثابت ابوحنیفہ اصحاب رائے کے امام اور اہل عراق کے فقیہ نے انس بن مالک (صحابی) کو دیکھا ہے اور عطاء بن رباح، ابواسحاق سبیعی، محارب بن دثار، حماد بن ابی سلیمان، ہیثم بن حبیب، الصواف، قیس بن مسلم، محمد بن منکدر، نافع مولی ابن عمر، ہشام بن عروہ، یزید بن الفقیر، سماک بن حرب، علقمہ بن مرثد، عطیہ بن العرفی، عبدالعزیز بن رفیع، عبدالکریم ابوامیہ وغیرہم ہم سے سنا ہے۔

---

[1] النشر فی قرأت صفحہ نمبر ۱۶

ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ سے روایت ابو یحییٰ الحمانی، ہشیم بن بشیر، عباد بن عوام، عبداللہ بن المبارک، وکیع بن الجراح، یزید بن ہارون، علی بن عاصم، یحییٰ بن نصر بن حاجب، ابو یوسف قاضی، محمد بن حسن شیبانی، عمرو بن محمد العنقزی، ہوزہ بن خلیفہ، ابوعبدالرحمن المقری، عبدالرزاق بن ہمام، دوسرے افراد نے (روایت) کی ہے۔

(تاریخ بغداد صفحہ 323 جلد 13)

☆ **علامہ جلال الدین سیوطی شافعی (م 911ھ) نے لکھا ہے۔**

ان افراد کا ذکر جن سے امام ابوحنیفہ نے روایت کی ہے اور حضرات تابعین اور ان کے اتباع میں سے چوراسی حضرات کے نام لکھے ہیں:

پھر ان افراد کا نام تحریر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام سے روایت کی ہے اور یہ پچانوے افراد کے نام ہیں: (تبییض الصحیفہ صفحہ نمبر 60)

☆ علامہ ابن عماد حنبلی نے لکھا ہے کہ آپ عطاء بن رباح سے اور ان کے طبقہ کے افراد سے روایت کی ہے۔ (شذرات الذہب صفحہ 227 جلد اول)

☆ **حافظ ابن کثیر دمشقی (م 774ھ) لکھتے ہیں:**

وذکر بعضھم انہ روی عن سبعۃ من الصحابۃ:

ترجمہ: اور بعض نے کہا کہ ابوحنیفہ نے سات صحابہ سے روایت کی ہے

(البدایۃ والنہایۃ صفحہ 107 جلد 10)

☆ **حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی سند تفقہ فی الدین**

امام اعظم نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ (متوفی 150ھ)

حضرت امام ابوسلیمان حماد علیہ الرحمۃ (متوفی 120ھ)

حضرت امام ابراہیم نخعی علیہ الرحمۃ (متوفی 96ھ)

حضرت ابوعبدالرحمن علقمہ علیہ الرحمۃ (متوفی 74ھ)

حضرت ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مسعودؓ (صحابی) (م 32ھ)

حضرت ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی مجددی دہلوی قدس سرہ، فرماتے ہیں:

سلسلہ ہے خوب کیا نعمان کا — ہے سرا سر یہ کرم رحمان کا
حضرت حماد سے نعمت ملی — ان کو ابراہیم سے دولت ملی
ان کے مرشد علقمہ اسود ہوئے — وہ جہاں میں اعلم و اسعد ہوئے
ابن ام عبد کے اصحاب سے — نام آور ہیں یہ دو مہتاب سے
کیا بیاں ہو مجھ سے حضرت کا کمال — ارفع و اعلیٰ ہے بیحد بے مثال

(سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 109)

☆ **امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور کثرت عبادت**

علامہ ذہبی نے فرمایا کہ تواتر سے آپ کا رات میں عبادت کرنا اور تہجد پڑھنا ثابت ہے اور یہی وجہ ہے کہ کثرت قیام کی وجہ سے آپ کو وتد (میخ) کہا جاتا تھا۔............ان کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے عشاء کے وضو سے نماز صبح چالیس سال تک پڑھی، عام طور پر آپ تمام قرآن کریم ایک رکعت میں پڑھ لیتے تھے۔آپ کے رونے کی آواز رات میں سنی جاتی تھی۔حتیٰ کہ آپ کے پڑوسی آپ پر رحم کھاتے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 117)

☆ **امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اور خوف الٰہی**

اسد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کا رونا رات میں سنا جاتا تھا۔حتیٰ کہ ان کے پڑوسی آپ پر رحم کرتے تھے۔اور وکیع نے فرمایا کہ آپ بخدا بہت دیانت دار تھے اور خدا کی جلالت و کبریائی ان کے قلب میں تھی اور آپ اپنے رب کی خوشنودی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔

(الخیرات الحسان 125)

☆ **ایک اعتراض اور اس کا جواب**

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف ''غنیۃ الطالبین'' میں حنفیہ کو

گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

جواب: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے مذہب اہل سنت کے داعی، علمبردار اور عظیم مبلغ تھے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی شہرت کے پیش نظر بعض افراد نے ان کو بدنام کرنا شروع کیا، کسی نے مرجئی کہا تو کسی نے قیاسی اور اہل الرائے ان کا نام رکھ دیا۔ مگر آج تیرہ سو برس گزر جانے کے بعد بھی امام ابوحنیفہ کا نام نامی زندہ وجاوید ہے اور دنیا کے مسلمانوں کی اکثریت فروعی مسائل میں فقہ حنفی پر عمل پیرا ہے۔

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے زمانے میں حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق 73 فرقے جنم لے چکے تھے۔ جن میں سے 72 فرقے گمراہ اور ایک فرقہ اہلسنت ناجی تھا۔

اس دور کے مشہور گمراہ فرقوں کے نام یہ ہیں: رافضیہ، خارجیہ، قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجیہ، معتزلہ۔

☆ فرقہ مرجیہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس امت میں سے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، ایک مرجیہ اور ایک قدریہ"

(ابن ماجہ، جلد اول باب الایمان)

اس فرقہ کا بانی غسان بن ابان کوفی ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ایمان اقرار وتصدیق اور معرفت واعتقاد کا نام ہے ان کے نزدیک ایمان کے ہوتے ہوئے معصیت مضر نہیں۔ ان میں سے بعض کا کہنا یہ ہے کہ مرتکب کبیرہ گناہ کو نہ دوزخی کہا جاسکتا ہے اور نہ جنتی۔

غسان بن ابان کے ماننے والے عقائد میں اس کی پیروی کرتے تھے اور فروعی مسائل میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار تھے۔ اس لیے غسان بن ابان کے ماننے والوں کو مرجیہ حنفی کہا جاتا تھا اور ارجاء نے باوجود اہل سنت سے خارج ہونے کے پھر بھی اپنا لقب حنفیہ مشہور کیا کرتے تھے۔

شیخ سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اصولی اختلاف کے بیان میں اس فرقہ ضالہ کا

نام ان کے مشہور لقب سے تحریر کیا ہے اور ہمارے اس دعویٰ پر درج ذیل غنیۃ الطالبین کی عبادت کے خط کشیدہ الفاظ شاہد عادل ہیں۔

حنفیہ: ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے بعض ان پیروں اور ساتھیوں کو حنفیہ مرجیہ کہا جاتا ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے پیغمبروں کو پہچاننے اور ان تمام چیزوں کے اقرار کرنے کا جو اللہ کی طرف سے آئیں ہیں ان کا نام ایمان ہے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ 210 مترجم طبع لاہور)

ثابت ہوا کہ جو لوگ اہل سنت میں سے اصول وفروغ ہیں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے ہیں، غنیۃ الطالبین کی عبارت میں ان لوگوں کا ذکر نہیں بلکہ غسان بن ابان کوفی کے ماننے والوں کا تذکرہ ہے۔ علاوہ ازیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے غنیۃ الطالبین باب الصلوۃ میں امام ابوحنیفہ کو تعریفی کلمات سے یاد کیا ہے۔

☆ امام بخاری کا قول کہ امام ابوحنیفہ مرجیہ تھے بالکل ساقط عن الاعتبار ہے کیونکہ حنفیہ کا عقیدہ مرجیہ کے بالکل برخلاف ہے بلکہ وہ مرجیہ کو ناری جان کر مرجئہ کے پیچھے نماز تک جائز نہیں سمجھتے۔ پس اگر امام ابوحنیفہ یا ان کے اصحاب کا ذرا بھی ارجاء کی طرف میلان ہوتا تو حنفیوں کا عقیدہ مرجیہ کے کبھی ایسا برخلاف نہ ہوتا اس لیے امام صاحب کو ارجاء کی نسبت دینا محض ایک تہمت اور دروغ گوئی ہے۔

(حدائق الحنفیہ صفحہ 126)

تاثرات

1- حضرت یحییٰ بن سعید القطان (متوفی 198ھ) رحمۃ اللہ علیہ

آپ فن رجال کے امام ہیں، امام موصوف نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی قسم امام ابوحنیفہ اس امت میں قرآن وحدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔

(امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 128)

2- محدث ابن داؤد رحمۃ اللہ علیہ

اہل اسلام پر نماز میں ابوحنیفہ کے لے دعا کرنی لازم ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے لیے سنت اور فقہ کی حفاظت کی۔

(الخیرات الحسان صفحہ 109)

3- مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔

(الخیرات الحسان نمبر 110)

4- امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱ھ)

امام ابوحنیفہ علم اور تقویٰ اور زہد اور اختیار آخرت میں اس جگہ میں تھے کہ کوئی ان کو نہیں پہنچا۔

(حدائق الحنفیہ نمبر 102)

5- امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

سلف و خلف نے امام ابوحنیفہ کے کثرت علم و ورع و عبادت و دقت مدارک و استنباطات پر جماع کیا ہے۔ اور میں نے سیدی علی خواص سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مدارک امام ابوحنیفہ کے بڑے باریک ہیں، بجز اکابر اولیاء اور اہل کشف کے کوئی ان سے واقف نہیں ہوسکتا۔

(میزان الکبریٰ، حدائق الحنفیہ نمبر 113)

6- امام حفص بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

آپ امام نسائی اور ابوداؤد کے استاد ہیں، فرماتے ہیں

میں ہر قسم کے علماء، فقہاء اور زاہدوں کے پاس بیٹھا ہوں لیکن ان میں سب اوصاف کو جامع امام ابوحنیفہ کے علاوہ کسی کو نہیں پایا۔

(موفق نمبر 200 ج اول)

7- حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۸۱ھ)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ پرہیزگار میں نے کسی نہیں دیکھا۔

(سوانح بے بہائے امام اعظم صفحہ نمبر ۱۹۱)

(1) وہ شخص محروم ہے جس کو امام ابوحنیفہ کے علم سے حصہ نہیں ملا۔

(2) خدا اس شخص کا برا کرے جو ہمارے شیخ ابوحنیفہ کا ذکر برائی سے کرے۔

(3) اگر میں امام صاحب سے ملاقات نہ کرتا تو میں بھی حدیث کے نقالوں کی طرح ہوتا۔

(4) اگر مجھے افراط کا الزام نہ دیا جائے تو میں امام ابوحنیفہ پر کسی کو ترجیح نہ دونگا۔

(موفق صفحہ نمبر 200 جلد اول)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۸ھ)

ابن عیینہ نے کہا میں سعید بن ابی عروبہ کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے ابومحمد! میں نے ان ہدایا کا مثل نہیں دیکھا ہے جو تمہارے شہر سے ابوحنیفہ کے پاس سے ہمارے پاس آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم مخزون کو قلوب مؤمنین میں کھول دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس آدمی (ابوحنیفہ) پر فقہ کے اسرار کھول دیئے ہیں گویا کہ ان کی تخلیق اسی کام کے لیے تھی۔

(اخبار ابی حنیفہ از علامہ صیمری حنفی م ۲۳۶، صفحہ نمبر ۷۵)

میری آنکھ نے ابوحنیفہ جیسا نہ دیکھا۔

(الخیرات الحسان 103ء)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۷۹ء)

خطیب نے روایت کی امام شافعی سے کہ مالک رحمۃ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا آپ نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا، انہوں نے فرمایا ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا اگر وہ تم سے اس ستون کے بارے میں بحث کرے کہ وہ اس کو سونا کا بنا دیں گے تو ثابت کر کے رہیں گے۔

(الخیرات الحسان ۱۰۲ء)

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۲۰۴ھ)

جس نے ابوحنیفہ کی کتب میں غور وفکر نہیں کیا نہ تو وہ علم میں ماہر ہو سکتا ہے اور نہ ہی فقیہ بن سکتا ہے (الخیرات الحسان ۱۰۳ء)

حضرت یحییٰ بن معین رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۲۳۰ء)

آپ سے دریافت کیا گیا شافعی، ابوحنیفہ، ابو یوسف میں سے کون زیادہ پسند کرتے ہیں انہوں نے کہا میں شافعیؒ کی حدیث پسند نہیں کرتا اور ابوحنیفہ سے صالحوں کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اور ابو یوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہیں وہ سچے ہیں پھر ان سے کہا گیا تو حدیث میں ابو حنیفہ سچے ہیں آپ نے کہا ہاں وہ سچے ہیں۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صفحہ نمبر ۸۰)

امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۵۷ء)

آپ نے ابن مبارک سے کہا کہ میں اس شخص (یعنی ابوحنیفہ) کے علم کی کثرت اور وفور عقل پر رشک کرتا ہوں اور میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں کہ میں غلطی پر تھا تم ان کی صحبت اختیار کرو وہ ان صفات سے مختلف ہیں جو مجھ سے بیان کی گئی ہیں۔

(حدائق الحنفیہ ۱۰۶ء)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۴ء)

فقہ کے تین حصے امام اعظم کے لیے مخصوص ہیں اور ایک چوتھائی میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد وغیرہ جملہ آئمہ شریک ہیں۔

(مکتوبات جلد ۲ مکتوب نمبر ۵۵)

امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۵۶ء)

فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ مذہب حنفی میں ایک بہترین طریقہ اور وہ بہت موافق ہے اس طریقہ مسنونہ کے جو مدون اور منقح کیا گیا ہے بخاری اور اس کے اصحاب کے زمانے ہیں۔

(فیوض الحرمین، امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ نمبر ۱۳۲)

داتا گنج بخش سید علی ہجویری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۴۶۵ھ)

امام ابوحنیفہ کو یوں یاد کرتے ہیں۔ امام طریقت، امام الائمہ، مقتدائے اہلسنت، شرف فقہاء، سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ ابن ثابت الخزاز رضی اللہ عنہ۔

(کشف المحجوب صفحہ نمبر ۱۰۳ طبع لاہور)

اقوال زریں

1- جس وقت اذان کی آواز آئے فوراً نماز کے لیے تیار ہو جاؤ۔

2- روزہ اور تلاوت قرآن کی عادت ڈالو۔

3- کبھی کبھی قبرستان کی طرف نکل جایا کرو۔

4- لہو ولعب سے پرہیز کیا کرو۔

5- پڑوسی کی کوئی برائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو۔

6- تقویٰ اور امانت کو فراموش نہ کرو۔

7- جس خدمت کے انجام دینے کی قابلیت نہ ہو اسے ہرگز قبول نہ کرو۔

8- اگر کوئی شخص شریعت میں کسی بدعت (ضلالہ) کا موجد ہو تو اس کی غلطی کا اعلانیہ اظہار کرو۔

9- تحصیل علم کو سب پر مقدم رکھو۔

10- جو آدمی کچھ پوچھے تو صرف سوال کا جواب دے دو، اپنی طرف سے کچھ اضافہ مت کرو۔

11- شاگردوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کرو کہ دیکھنے والے ان کو تمہاری اولاد خیال کریں۔

12- جو بات کہو خوب سوچ سمجھ کر کہو اور وہی کہو جس کا کافی ثبوت دے سکو۔

(مقدمہ مسند امام اعظم از مولانا سعد حسن طبع کراچی)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ کا فیصلہ

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں!

فاذا کان جاھل فی بلاد الھند او بلاد ماوراء النھر ولیس ھناک عالم شافعی ولا مالکی ولا حنبلی ولا کتاب من کتب ہذہ المذھب وجب علیہ ان یقلد لمذھب ابی حنیفۃ ویحرم علیہ ان یخرج من مذھبہ لانہ حینئذ یخلع ربقۃ الشریعۃ ویبقی سدا مھملا۔

ترجمہ: جب ہندوستان اور ماوراء النہر (تاجکستان، ازبکستان وغیرہ) کے شہروں میں کوئی بے علم شخص ہو اور وہاں کوئی شافعی، مالکی، حنبلی عالم نہ ہو اور ان مذاہب کی کوئی کتاب بھی نہ ہو تو اس پر امام ابوحنیفہ کے مذہب کی تقلید واجب ہے اور اس پر حرام ہے کہ امام کے مذہب کو ترک کرے، کیونکہ اس طرح وہ شریعت کا قلاوہ گلے سے اتار کر بے کار اور مہمل رہ جائے گا۔

(الانصاف (عربی) مطبوعہ مکتبہ ایشق استنبول ترکی صفحہ 22)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارکہ پر امام شافعی علیہ الرحمۃ کی حاضری

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ علماء اور دیگر حاجت مند حضرات آپ کی قبر کی مسلسل زیارت کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ کے پاس آکر اپنی حوائج کے لیے آپ کو وسیلہ بناتے ہیں۔ یعنی اے خداوند تعالیٰ امام ابوحنیفہ کے توسل سے ہمارا فلاں کام ہو جائے) اور اس میں کامیابی پاتے ہیں۔ ان میں سے امام شافعی (متوفی 204ھ) ہیں جب آپ بغداد میں تھے تو آپ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں ابوحنیفہ سے تبرک حاصل کرتا ہوں۔ اور جب کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں دو رکعت پڑھ کر ان کی قبر کے پاس آتا ہوں اور اس کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔

(الخیرات الحسان صفحہ 230 طبع کراچی)

حضرت امام ابوحنیفہ کے محیر العقول جوابات

☆ جب امام ابویوسف نے اپنا الگ حلقہ قائم کرلیا، امام علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ہوئی۔ آپ

ے ایک شخص سے کہا تم ابویوسف کے پاس جاؤ اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کرو کہ ایک شخص نے
زی کو کوئی کپڑا چھوٹا کرنے کے واسطے دیا۔ دو درہم اجرت قرار پائی۔ کچھ دن بعد مالک اپنا کپڑا
ے درزی کے پاس گیا، درزی نے کہا تمہارا کوئی کپڑا میرے پاس نہیں۔ کپڑے کا مالک کچھ دن
پھر درزی کے پاس گیا، اس نے چھوٹا کیا ہوا کپڑا مالک کو دے دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ درزی کو
ت دی جائے گی یا نہیں؟ حضرت امام علیہ الرحمۃ نے اس شخص سے کہا، اگر ابویوسف جواب دیں
اجرت دی جائے گی تم کہنا غلط ہے اور اگر وہ کہیں نہیں دی جائے گی جب بھی ان سے کہنا غلط
ہے۔ چنانچہ یہ شخص گیا اور امام ابویوسف سے مسئلہ دریافت کیا، انہوں نے کہا اجرت دینی ہے اس
نس نے کہا یہ غلط ہے۔ ابویوسف سوچ میں پڑ گئے، پھر انہوں نے کہا اجرت نہ دی جائے گی اس شخص
نے پھر کہا یہ غلط ہے۔ ابویوسف سوچ میں پڑھ گئے۔ یہ سن کر اسی وقت اٹھ کر ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے
س آئے، آپ نے دیکھ کر کہا! غالباً درزی کا مسئلہ تم کو لایا ہے۔ اور پھر آپ نے بتایا کہ اگر درزی
نے کپڑا غصب کرنے کے بعد چھوٹا کیا تو اجرت نہیں ہے اس نے اپنے واسطے کیا، اور اگر غصب
کرنے سے پہلے چھوٹا کیا تو اجرت دینی ہے''

(سوانح بے بہائے امام اعظم ابوحنیفہ صفحہ 127)، (الخیرات الحسان صفحہ 154)

☆ حضرت شریک فرماتے ہیں کہ سادات بنی ہاشم میں سے ایک ادھیڑ عمر کے جوان بیٹے کا جنازہ تھا، سفیاں ثوری، ابن شبرمہ، ابن ابی لیلیٰ، ابوالاحوص، مندل، حبان اور شہر کے امراء شریک تھے میں بھی اس جنازہ میں تھا۔ اچانک جنازے کو لے کر قبرستان کی طرف چلے، لڑکے کی والدہ دیوانہ وار گھر سے نکل آئی۔ وہ ہاشمیہ تھیں۔ کسی نے ان پر کپڑا ڈال دیا تا کہ باپردہ ہو جائیں۔ مرنے والے کے والد چلائے اور ان کو گھر جانے کو کہا، انہوں نے انکار کیا۔ والد نے طلاق کی قسم کھائی تا کہ وہ گھر چلی جائیں گی، والدہ نے تمام غلام باندیوں کے آزاد ہونے کی قسم کھائی کہ وہ نہیں جائیں گی۔۔ جب تک جنازے کی نماز نہ پڑھ لیں گی، سب لوگ حیران ہوئے، اس پریشانی کی حالت میں لڑکے کے والد نے امام ابوحنیفہ کو یاد کیا، آپ وہاں پہنچے اور انہوں نے دونوں کی قسموں کو معلوم کیا اور باپ سے کہا بڑھو اور اپنے بیٹے کی نماز پڑھاؤ، چنانچہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی، نماز

کے بعد آپ نے لڑکے کی والدہ سے کہا جاؤ تمہاری قسم پوری ہوگئی۔ اور لڑکے کے والد سے کہا تمہاری قسم بھی پوری ہوگئی۔ حضرت ابن شبرمہ نے اس دن امام ابوحنیفہ سے کہا: عورتیں عاجز ہوگئیں ہیں کہ تم جیسا تیز فکر جنیں، تم کو علمی مسائل کی وجہ سے کوئی کوفت نہیں ہوتی۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صفحہ 17)

☆ **علامہ شامی محمد یوسف شافعی نے لکھا ہے:**

حسن بن زیاد لولؤی کا بیان ہے کہ ایک دیوانی عورت تھی کہ اس کو ام عمران کہتے تھے اس کے پاس سے ایک شخص اس کو کچھ کہتا ہوا گزرا۔ اس عورت نے اس شخص کو "اے زانیوں کے بچے کہا" قاضی ابن ابی لیلی نے عورت کی یہ بات سنی اور حکم دیا کہ عورت کو پکڑ کر لائیں اور اس کو مسجد لے گئے۔ قاضی ابن ابی لیلی نے مسجد میں دو حدیں لگوائیں، ایک حد باپ کی وجہ سے اور ایک ماں کی وجہ سے، اس واقعہ کی خبر امام ابوحنیفہ کو ہوئی، آپ نے فرمایا، قاضی ابن ابی لیلی نے اس واقعہ میں چھ غلطیاں کی ہیں:۔

1- دیوانی پر حد جاری کی ہے حالانکہ دیوانی پر حد نہیں۔

2- حد مسجد میں قائم کی حالانکہ مسجد میں حد قائم نہیں کی جاتی۔

3- عورت کو کھڑا کر کے حد لگوائی ہے حالانکہ عورت کو بٹھا کر حد ماری جاتی ہے۔

4- اس عوت پر دو حدیں قائم کیں، حالانکہ حد ایک ہی لگتی ہے۔ اگر کوئی ایک جماعت کو اے زانیوں کہہ دے اسکو ایک حد لگے گی۔

5- عورت نے جس شخص کے ماں باپ کو زانی کہا تھا وہ دونوں غائب تھے حالانکہ حد دونوں کے سامنے لگنی تھی۔

6- دونوں حدوں کو ایک ساتھ لگوایا گیا ہے حالانکہ دوسری حد اس وقت لگنی چاہئے جب پہلی حد کو چوٹیں ٹھیک ہو جائیں۔

(عقود الجمان صفحہ 264)

الحمدُ للّٰہ منشئ الخلق من عدم
ثم الصلوٰۃ علی المختار فی القدم